روزنامہ
CPL 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029
جمعرات 21- دسمبر 2000ء - 24 رمضان 1421 ہجری - 21- فتح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 292

معتکفین کیلئے ہدایت

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔ آپ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنا دیا گیا۔ ایک رات آپ نے سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا اے لوگو جب نمازی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے وہ جان لے کہ وہ کس سے راز و نیاز کر رہا ہے اور کوئی شخص قراءت اتنی بلند آواز سے نہ کرے کہ دوسروں کی قراءت میں خلل ڈالے۔

(مسند احمد- مسند المکثرین- حدیث 5853)

رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پر معارف ارشاد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص صحت میں رمضان کا مہینہ پائے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے روزے بھی رکھے۔ نوافل بھی ادا کرے۔ غرباء کا خیال بھی رکھے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں سخاوت کا مظاہرہ بھی کرے۔ اپنے بھائیوں کی غم خواری اور ان سے ہمدردی بھی کرے۔ تمام بنی نوع انسان سے محبت کا سلوک کرے اور اپنی زبان کو اور دوسرے جوارح کو ان اعمال سے بچائے رکھے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کثرت تلاوت اور کثرت نوافل اور روزے رکھنے کے نتیجہ میں ہدایت کے 'بینات کے اور نور من اللہ کے سامان پیدا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ یہاں بیان فرماتا ہے کہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو وہ کسی اور وقت رمضان کے روزوں کی گنتی کو پورا کرے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا ارادہ ہے کہ اس طرح میں اپنے بندوں کے لئے سہولت کے سامان پیدا کروں۔ مومن وہی ہوتا ہے جو اپنے ارادہ اور خواہش کو چھوڑ دیتا ہے اور خدا کے ارادہ کو قبول کرتا ہے۔ پس یہ مومن کی علامت ہے کہ وہ سفر میں اور بیماری میں اپنی شدید خواہش کے باوجود۔ اپنی اس تڑپ کے باوجود کہ کاش میں بیمار نہ ہوتا یا سفر میں نہ ہوتا۔ روزہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نیکی اس بات میں نہیں کہ میں بھوکا رہوں۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ میں اپنے ارادہ کو خدا تعالیٰ کے ارادہ کے لئے چھوڑ دوں (-) دوسرے اس ارادہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ میں نے رمضان کی عبادتیں تم پر اس لئے واجب کی ہیں اور قرآن کریم کی شریعت تم پر اس لئے نازل کی ہے کہ تم پر میرے قرب کی وہ راہیں کھلیں جو تمہاری روحانی خوش حالی کا باعث ہوں اور جو مشکلات تمہاری روحانی تشنگی کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہیں ان سے تم محفوظ ہو جاؤ پس تمہیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ولتکملوا العدۃ اس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں۔ لیکن ایک معنی یہ بھی ہیں کہ تا تمہاری زندگی کے یہ چند روز جو تم اس دنیا میں گزارتے ہو اپنے کمال کو پہنچ جائیں۔ کمال کے معنی عربی میں یہ ہوتے ہیں کہ جس غرض کے لئے کوئی چیز پیدا کی گئی ہے۔ وہ غرض پوری ہو جائے اور انسان کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سارا انتظام میں نے اس لئے کیا ہے کہ تم اس غرض کو پورا کرلو اور اپنے اس مقصد کو حاصل کرلو جس غرض کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے۔ اور جو مقصد تمہارے سامنے رکھا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اگر تم واقعہ میں خلوص نیت سے یہ عبادتیں بجالاؤ گے تو میری طرف سے ہدایت اور بینات اور نور کو حاصل کرلو گے لیکن شیطان خاموش نہیں رہے گا وہ کوشش کرے گا کہ تمہیں اس مقام سے گرادے پس اپنی ہدایت کو قائم رکھنے کے لئے اور ان نعماء کو زوال سے بچانے کے لئے جو اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ میں تمہیں عطا کرے ایک گر ہم بتاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ (-) کہ ہدایت اور روشنی اور حکمت سیکھنے کے بعد تمہارے دل میں کبر نہیں پیدا ہونا چاہئے۔ تمہیں یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ تم نے اپنی کسی خوبی کے نتیجہ میں اس مقام کو حاصل کیا ہے۔ بلکہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت تم پر نازل ہو لتکبروا اللہ تم اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی عظمت کو بیان کرو۔

اپنے نفس کو بھول جاؤ اس طرح وہ نعمتیں جو تمہیں عطا کی جائیں گی۔ انجام تک تمہارے سامنے رہیں گی۔ تمہارا انجام بخیر ہوگا اور یہ طریق ہے۔ شکر ادا کرنے کا لعلکم تشکرون اس کے بغیر تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔

(الفضل یکم اکتوبر 1972ء)

مقابلہ بین الاضلاع مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

○ مقابلہ بین الاضلاع مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان 2000-1999ء میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے

اول۔ ضلع لاہور
دوم۔ ضلع راولپنڈی
سوم۔ ضلع لودھراں
چہارم۔ ضلع سیالکوٹ
پنجم۔ ضلع اسلام آباد
ششم۔ ضلع کوئٹہ
ہفتم۔ ضلع کراچی
ہشتم۔ ضلع راجن پور
نہم۔ ضلع حیدر آباد
دہم۔ ضلع عمر کوٹ

(مہتمم اطفال)

احباب کرام سے ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری' سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں 'کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بامد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

"رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں وقف جدید وعدوں سے بڑھ کر ادا فرماویں"

(ناظم وقف جدید)

عرفانِ حدیث

نمبر 66

مرتبہ: عبدالسمیع خان

بہترین مہینہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم پر یہ مہینہ سایہ فگن ہوا ہے۔ خدا کا رسول قسم کھا کر کہتا ہے کہ مومنوں کے لئے اس سے بہتر کوئی مہینہ نہیں گزرا اور منافقوں کے لئے اس سے برا مہینہ اور کوئی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ مومن کا اجر اور اس کے نوافل لکھ لیتا ہے قبل اس کے کہ وہ اس مہینہ میں داخل ہو۔ اور منافق کے گناہوں کا بوجھ اور بدبختی لکھ لیتا ہے قبل اس کے کہ وہ اس میں داخل ہو۔ اور یہ اس لئے ہے کہ مومن اس میں مالی قربانی کے لئے بہت تیاری کرتا ہے اور منافق اس میں لوگوں کی غفلتوں اور ان کے عیوب کے پھیلاؤ کے لئے تیاری کرتا ہے۔ پس یہ مہینہ مومنوں کے لئے غنیمت اور فاجر کے لئے (اس کے مطابق) سازگار ہوتا ہے۔

(مسند احمد حدیث 8515)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

یہ جو خیال تھا کہ رمضان میں ہر ایک کے اوپر زنجیریں کس دی جاتی ہیں اور شیطان کو راہ نہیں ملتی کہ مومنوں میں دخل اندازی کر سکے میں نے بتایا تھا کہ یہ مضمون ہرگز نہیں ہے۔ اللہ کے بندے زنجیروں میں کسے جاتے ہیں یعنی وساوس کے معاملے میں، شیطانی خیالات کے معاملے میں وہ خدا کے قیدی ہو جاتے ہیں اور وساوس ان کو چھو نہیں سکتے۔ یہی مضمون اس حدیث سے ثابت ہے کہ منافقین کا رمضان وہ زنجیریں لے کر نہیں آتا، منافقین اسی طرح کھلے ہوتے ہیں اور جو چاہیں شرارتیں کرتے پھریں بلکہ رمضان میں ان کی شرارتیں پہلے سے بڑھ جایا کرتی ہیں۔ یہ مضمون ہے جو اس حدیث میں یوں بیان ہوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہ مہینہ تمہارے لئے سایہ فگن ہو یعنی تمہارا یہ مہینہ تم پر سایہ ڈال دے۔ یہ سایہ فگن ہونے کے بعد ابو ہریرہؓ رسول اللہ کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہوئے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلفی ارشاد ہے کہ مومنوں کے لئے اس سے بہتر مہینہ کوئی نہیں گزرا۔ اس لئے میں نے شروع میں تمہید میں کہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس سے بہتر مہینہ مومن کے لئے متصور ہو ہی نہیں سکتا اور منافق کے لئے اس سے برا مہینہ اور کوئی نہیں گزرا۔ پس اگر شیطان سب کے لئے قید ہو تو منافق کے لئے بھی قید ہونا چاہئے۔ صاف ظاہر ہے کہ رمضان میں اس کا شیطان اور بھی پر پرزے نکالتا ہے اور پہلے سے زیادہ بڑھ کر شرارتیں کرتا ہے۔

اس مہینے میں داخل کرنے سے قبل ہی اللہ عزوجل مومن کے اجر اور نوافل لکھ دیتا ہے۔ داخل ہونے سے قبل ہی لکھ دیتا ہے، مراد یہ ہے کہ اس کا مقدر ہی نیکی ہے اس کے سوا کچھ ہو نہیں سکتا۔ جو سچے دل سے ایمان لاتے ہوئے اس مہینے میں داخل ہو گا گویا اس کا اجر پہلے سے لکھا گیا ہے اس کو اپنے اجر کے بارے میں شک کی ضرورت نہیں۔ جبکہ منافق کے گناہوں کا بوجھ اور بدبختی لکھ دیتا ہے۔ یعنی منافق پر بھی یہ بات لکھی جاتی ہے کہ اس مہینے سے گزر کے تم پہلے سے زیادہ بدبخت ہو جاؤ گے۔ کیونکہ نیکی کا موقع پاؤ گے اور ہاتھ سے کھو دو گے۔ پس تمہاری بدبختی پہلے سے زیادہ بڑھ جائے گی۔ فرمایا اس طرح کہ مومن مالی قربانیوں کے لئے اپنی طاقت تیار کرتا ہے اور منافق غافل لوگوں کے اتباع اور ان کے عیوب کی پیروی میں قوت بڑھاتا ہے۔

اب یہ بات بہت دلچسپ ہے کہ غافل لوگوں کے اتباع اور ان کے عیوب کی پیروی میں قوت بڑھاتا ہے، رمضان کے مہینے میں واقعۃً بعض منافقین اس کھوج میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی شخص روزہ تو رکھتا ہے مگر فلاں عیب رکھتا ہے کوئی شخص بظاہر عبادت کر رہا ہے مگر فلاں عیب بھی رکھتا ہے اور عجیب بات ہے کہ اس مہینے میں اس مضمون کے خطوط بھی مجھے ملتے ہیں۔ بلا استثناء ہمیشہ اس مہینے میں ضرور ایسے خطوط ملتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر گواہ ہو جاتے ہیں۔ بالکل سچ فرمایا۔ ایسے بدنصیب لوگ ہیں کہ اپنے حال کی فکر نہیں مگر مومنوں کی نیکیوں پر حسد کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان میں عیوب ڈھونڈیں، ان میں ناسور ڈالنے کی کوشش کریں اور رمضان کے مہینے میں اس میں تیزی آجاتی ہے۔

اب مالی قربانیوں کے متعلق جہاں تک جماعت کو علم ہے خصوصیت کے ساتھ رمضان میں مالی قربانی کا حکم ہے اور مومنین ضرور کرتے ہیں اور انہی مالی قربانیوں کے متعلق کیڑے ڈالنے کے خطوط ملتے ہیں۔ دیکھ لیا جی ہم نے فلاں شخص کو، بڑا مالی قربانی کرتا پھرتا ہے لیکن یہ کمزوری پائی جاتی ہے، وہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ پس فرمایا یہ حالت مومنوں کے لئے غنیمت ہے اور فاجر کے لئے اس کا فجور بڑھانے میں مددگار ہے۔ پس اتنا ہی کہنا کافی ہے مزید تفصیلات میں میں نہیں جانا چاہتا۔ استغفار سے کام لیں اور اس مہینے میں لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کی کوشش بالکل بند کر دیں۔ اگر کوئی عیب تلاش کرتا ہے اور اس کا تذکرہ کرتا ہے اس کو کہہ دینا چاہئے کہ تم شیطان کے غلبے کے نیچے ہو، تم عباداللہ میں لکھے جانے کے لائق نہیں اس لئے مجھے الگ چھوڑ دو۔ اس مہینے میں خصوصیت کے ساتھ ایسے لوگوں سے پرہیز کریں۔

(روزنامہ الفضل 4 جنوری 99ء)

ماہِ صیام

ماہِ صیام ہے کہ یہ رت ہے بہار کی
بارش برس رہی ہے عنایاتِ یار کی

چھائی ہوئی ہے رحمتِ باری چہار سُو
مقبول ہو رہی ہیں دعائیں خیار کی

حمد و ثنا میں محو ہیں مرغانِ خوش نوا
ہر نغمہ دلفریب ہے ہر لَے ہے پیار کی

"کہہ دو مرے عباد سے کہ میں قریب ہوں"
راحت رساں ہے کس قدر یہ بات یار کی

چوہدری شبیر احمد

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے

رمضان حقیقی فرمانبرداری اور دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے

ان دعاؤں پر بہت زور دیں کہ ہمیں خدا مل جائے

ہم کبھی تقویٰ حاصل نہیں کر سکتے جب تک خدا کی صفات حاصل نہیں کرتے

سیدنا حضرت مصلح موعود کا خطبہ رمضان 2 اپریل 1926ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سی برکات لے کر آتا ہے۔ میں نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں بتایا تھا کہ درحقیقت رمضان میں انسان ان صفات میں کہ جن میں بشریت بالکل ممتاز ہوتی ہے۔ اور الگ نظر آتی ہے۔ اپنے مولا اور اپنے پیدا کرنے والے کی مشابہت پیدا کرتا ہے اور اس طرح یہ سبق حاصل کرتا ہے کہ اگر انسان ان صفات میں خداتعالیٰ کے مشابہ ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ بوجہ محبت اور اخلاص کے جن میں اس کی بشریت بالکل ممتاز ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ان صفات میں مشابہ ہونے کی کوشش نہ کرے۔ جن میں وہ خداتعالیٰ کے مشابہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سمیع ہے۔ اور انسان بھی سمیع ہو سکتا ہے۔ لیکن اپنی طاقت کے دائرہ کے اندر اندر۔ اسی طرح خداتعالیٰ بصیر ہے۔ اور انسان بھی بصیر ہو سکتا ہے۔ سمع کی طاقت کا پیدا کرنا انسان کی زندگی اور بشریت کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ عین مطابق ہے۔ اسی طرح انسان کا علیم ہونے کی کوشش کرنا اس کی زندگی کو تباہ نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے لئے ضروری ہے۔ لیکن خداتعالیٰ کی یہ صفت کہ وہ کھاتا پیتا نہیں اگر انسان حاصل کرنا چاہے تو مر جائے گا۔ کیونکہ انسان کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ اگر وہ اس بارے میں خداتعالیٰ کی نقل کرے گا تو تباہ ہو جائے گا۔ اسی طرح خداتعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ وہ جوڑے کا محتاج نہیں۔ لیکن اگر انسان اس میں خداتعالیٰ کی مشابہت اختیار کرنا چاہے تو اس کی نسل مٹ جائے گی۔ پھر کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ انسان خداتعالیٰ کے حکم کے ماتحت وہ صفات تو پیدا کرنے کی کوشش کرے کہ اگر ان میں پوری پوری نقل کرے تو تباہ و برباد ہو جائے۔ مگر ان صفات کو پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے۔ جن کے پیدا کرنے سے وہ نہ صرف تباہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی زندگی کا تقاضا ہے۔ کونسا انسان ہے جسے خداتعالیٰ کہتا ہے کھانا چھوڑ دے اور وہ بالکل چھوڑ دے تو نہ مرے اور کون سا انسان ہے جسے خدا کہتا ہے پینا چھوڑ دے۔ اور وہ بالکل چھوڑ دے تو نہ مرے۔ اسی طرح خداتعالیٰ کہتا ہے۔ اگر مرد ہے تو عورت کے پاس نہ جائے۔ اور اگر عورت ہے تو مرد کے پاس نہ جائے۔ اس پر مستقل عمل کیا جائے تو نسل تباہ ہو جائے اور یہ تینوں باتیں ایسی ہیں کہ انسان کی تباہی کا باعث بن سکتی ہیں۔ مگر جب خداتعالیٰ ان کے چھوڑنے کا حکم دیتا ہے۔ تو انسان روزہ رکھ کر چھوڑ دیتا ہے۔ آگے خدا کہتا ہے کہ روزہ کھول تو کھولتا ہے۔ ورنہ وہ تو اپنی طرف سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگر خدا کہے روزہ نہ کھول تو نہ کھولوں گا اور مر جاؤں گا۔ اگر خدا کہے عورت کے پاس مرد نہ جائے۔ اور مرد کے پاس عورت تو وہ نہ جائیں گے۔ اور نسل تباہ ہو جائے گی۔ مگر چونکہ خداتعالیٰ اجازت دیتا ہے اس لئے ایسا کیا جاتا ہے۔ پس جب روزہ رکھ کر انسان ان احکام کی تعمیل کرتا ہے۔ جن سے اس کی موت لازمی ہے۔ تو پھر وہ امور جن سے اس کی زندگی وابستہ ہے ان کو اگر نہ کرے تو ماننا پڑے گا جو رمضان میں یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں خدا کی مشابہت اختیار کرنے کے لئے کھانا پینا اور تعلقات مرد و عورت چھوڑتا ہوں یہ اس کا تمسخر ہوتا ہے اور محض دھوکہ ہوتا ہے۔ کیا کسی کے متعلق یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کسی کی خاطر موت قبول کرنے کے لئے تو تیار ہے۔ لیکن اگر وہ اس سے پیار کرے۔ تو پیار کرانے کے لئے تیار نہیں۔ یا یہ کہ فلاں کے لئے فلاں شخص اپنا مال چھوڑنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن اگر وہ اس پر احسان کرے۔ تو اسے رد کر دے گا۔ یہ بات نہیں مانی جا سکتی اور اگر مانی جا سکتی ہو تو معلوم ہوا اس شخص کے افعال مجنونانہ ہیں۔ یا ان میں کوئی اس کی مخفی غرض ہے اس میں حقیقی اخلاص نہیں۔

تو رمضان حقیقی فرمانبرداری کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور ساتھ ہی دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اور انسان پر اس کے نفس کا دھوکہ ظاہر کر دیتا ہے۔

میں رات کو تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکتا۔ اس وقت میرے لئے اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ مگر رمضان میں وہ اٹھتا ہے۔ کیونکہ اور لوگ بھی اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر یا ان کی نقل کے لئے اٹھتا یا کھانے کے لئے اٹھتا ہے۔ کیونکہ سمجھتا ہے اگر میں سحری کو کھانا نہ کھاؤں گا تو دن بھر بھوکا رہوں گا۔ پس جب کہ رمضان میں انسان سحری کے وقت اٹھ سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اور دنوں میں نہ اٹھ سکے۔ پس رمضان کا مہینہ ایسے انسانوں کو شرمندہ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ تمہارے اندر طاقت ہے کہ اور راتوں کو بھی اٹھ کر خداتعالیٰ کے آگے سربسجود ہو سکو۔ یہ کہنا کہ اٹھ نہیں سکتے یہ صحیح نہیں۔ تم سستی سے نہیں اٹھتے۔ اگر تم ایک مہینہ کھانا کھانے کے لئے سحری کے وقت اٹھ سکتے ہو۔ تو باقی گیارہ مہینے عبادت کے لئے کیوں نہیں اٹھ سکتے۔ تو رمضان کا مہینہ بتاتا ہے کہ دعا کرنے کے لئے بہترین موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ یہ خداتعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے ان دنوں خداتعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور کہتا ہے آؤ آ کر لے جاؤ۔ ہاں اس کے ساتھ یہ شرط ضروری ہے کہ تمہارا کوئی مطالبہ قانون الٰہی کے خلاف نہ ہو۔ اور جن باتوں سے خداتعالیٰ نے خود روک دیا ہے۔ ان کا مطالبہ نہ ہو۔ پھر خدا پر پورا یقین اور اس کی بخشش پر کامل بھروسہ ہو۔ ورنہ جو ڈرتے ہوئے اور ناامید دل کے ساتھ خدا کے حضور جاتا ہے وہ ناکام آتا ہے۔ کیونکہ وہ خداتعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے۔ اور بدظنی کرنے والا سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ وہی انعام لے کر آتا ہے جو وثوق اور یقین کے ساتھ جاتا ہے۔ اور کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ خداتعالیٰ کو اپنی طاقتوں کے متعلق غیرت آتی ہے۔ وہ کہتا ہے جب بندہ عجز اور انکسار کے ساتھ میرے سامنے آیا ہے۔ تو یہ میرے الوہیت کی شان کے خلاف ہے کہ میں اسے ناکام کر دوں۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس مبارک مہینہ میں دعائیں کرو۔ اور وثوق اور یقین کے ساتھ کرو۔ بہت لوگ شکوہ کرتے ہیں۔ کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ مگر وہ جانتے نہیں کہ دعا کس وثوق اور کس یقین کے ساتھ کرنی چاہئے۔ خداتعالیٰ رمضان کے ذکر میں فرماتا ہے۔ واذا سالک عبادی عنی (-) (البقرہ 187) میرے بندے اگر میرے بارہ میں سوال کریں تو انہیں کہو میں تو بالکل قریب ہوں۔

اس میں یہ حکمت بیان کی گئی ہے

کہ انسان کو اپنی زندگی کی بنیاد محبت پر رکھنی چاہئے اور دعاؤں کی بنیاد بھی محبت پر ہی ہے۔ دعا انسان اس لئے نہ مانگے کہ مجھے یہ چیز مل جائے۔ یا وہ چیز مل جائے۔ بلکہ اس لئے مانگے کہ اگر خداتعالیٰ سے نہ مانگوں تو اور کس سے مانگوں

نیتوں سے کاموں کے انجام میں بھی بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ بسا اوقات انسان ایک چیز اس لئے مانگتا ہے کہ تعلق پیدا ہو جائے۔ ماں باپ سے بچہ بسا اوقات اسی غرض سے سوال کرتا ہے۔ بچہ جب ماں باپ سے کوئی چیز مانگتا ہے۔ تو اس لئے

کہ اس کا دل چاہتا ہے ماں باپ سے مانگوں اور ان سے چمٹوں ورنہ اس چیز کی اسے ضرورت نہیں ہوتی۔ اس وقت اتنی خواہش بچہ کو اس چیز کی نہیں ہوتی جو مانگ رہا ہوتا ہے۔ جتنی خواہش ماں کی گود میں بیٹھنے یا باپ سے پیار کرنے کی ہوتی ہے۔

تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو اس کی غرض خدا کو اپنانا ہو نہ کہ کوئی اور چیز حاصل کرنا۔ پس جو سوال کرے اور کچھ مانگے اس کی حرص پر بنیاد نہ ہو بلکہ محبت پر ہو۔ وہ سمجھے اگر فلاں چیز نہیں ملتی تو نہ ملے خدا سے باتیں تو ہو جائیں گی۔ میں اس قسم کی ایک مثال سناتا ہوں۔ جس سے محبت کا ثبوت ملتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کے وصال کا وقت جب قریب آیا اور آپ نے بعض رؤیا کی بنا پر معلوم کر لیا کہ میری وفات قریب ہے۔ تو آپ نے مجلس میں فرمایا۔ میں چاہتا ہوں مجھ پر کسی کا حق نہ رہے۔ اس لئے اگر کسی کو مجھ سے کوئی ایسی تکلیف پہنچی ہو جو ناجائز ہو تو آج مجھ سے اس کا بدلہ لے لے تا قیامت کے دن مجھ پر اس کا حق نہ رہے۔ صحابہ نے مختلف کیفیات قلبی کے ماتحت اس بات کو مختلف رنگ میں سمجھا اور فائدہ اٹھایا۔ کسی نے تو اس سے یہ سمجھا کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب ہے کسی نے سمجھا کیا اعلیٰ بات فرمائی ہے۔ کسی نے سمجھا کیا اعلیٰ سبق دیا ہے۔ دوسروں کے حقوق ادا کرنے کا۔ غرض ہر ایک نے اپنے اپنے رنگ میں فائدہ اٹھایا کہ اسی دوران میں ایک صحابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ایک دفعہ مجھے آپ سے تکلیف پہنچی تھی۔ میں اس کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ یہ سن کر صحابہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا ہو گا۔ انہوں نے خیال کیا ہو گا۔ اس نے کیسی بیہودہ بات کہی ہے۔ اور رسول کریم ﷺ کی کس قدر گستاخی کی ہے۔ کئی اس پر دانت پیستے ہوں گے۔ کہ رسول کریم ﷺ کی وفات کے وقت ہی اسے اپنا بدلہ لینے کا خیال آیا۔ اور اس کا اس نے مطالبہ کر دیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اچھا بتاؤ کیا بات ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ایک دفعہ آپ جنگ کے موقعہ پر صف بندی فرما رہے تھے تو آپ کی کہنی میری پیٹھ پر لگی تھی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا لو تم بھی مار لو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اس وقت میرا بدن ننگا تھا مگر آپ کے جسم پر کپڑا ہے۔ آپ نے کپڑا اٹھا دیا اور کہا اب مار لو۔ یہ دیکھ کر اس صحابی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور اس نے رسول کریم ﷺ کے جسم مطہر کو بوسہ دیتے ہوئے کہا۔ میں نے سمجھا تھا حضور کی وفات قریب ہے۔ پھر اس مبارک جسم کے دیکھنے کا موقعہ نہ ملے گا۔ اس لئے ایک دفعہ تو اسے چوم لوں۔

دیکھو اس صحابی کا بھی یہ مانگنا تھا۔ اور اپنا حق مانگنا تھا۔ مگر اس کی اصل غرض رسول کریم ﷺ کے جسم مبارک کو دیکھنا اور بوسہ دینا تھی۔ تو بسا اوقات انسان ایک چیز مانگتا ہے۔ مگر اس کی غرض قرب اور محبت حاصل کرنا ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ باہر سے دوست آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں بہت ضروری کام ہے۔ جس کے لئے ملنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب ملتے ہیں تو کہتے ہیں یہی کام تھا کہ آپ سے ملنا چاہتے تھے۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اذا سألک عبادی (-) جس وقت میرے بندے میری بابت سوال کریں یہ سوال نہیں کہ یہ ملے اور وہ ملے۔ بلکہ ان کا اصل مقصد یہ ہو کہ خدا ملے۔ باقی جو کچھ ملے وہ سب زائد ہے۔ تو ان سے کہو میں ان کے قریب ہوں۔ ف بسا اوقات نتیجہ کے لئے آتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جتنی تڑپ ہو کہ خدا کہاں ہے۔ اتنا ہی خدا نزدیک ہوتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرا حاصل کرنا مانگنے پر منحصر ہے۔ مجھے پکارو تو میں آ جاؤں گا۔ میں تو خود اس کا منتظر ہوں کہ آواز دو تو میں آؤں.......

تو جب انسان خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمت جاری ہوتی ہے۔ مگر فرمایا اجیب دعوۃ الداع (-) کہ دو شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ استجابت ہو جس طرح بتایا گیا ہے اس طرح مانگیں اور دوسری یہ کہ یقین ہو ضرور دوں گا۔ ولیومنوا بی سے یہاں مراد ایمان نہیں ہے کیونکہ جو دعا مانگے گا وہ ایمان لایا ہی ہو گا تب وہ مانگے گا۔ یہاں ایمان کے معنی یقین کے ہیں۔ بسا اوقات انسان دعا مانگتا ہے مگر اس کی حالت شبہ کی ہوتی ہے۔ یا وقتی طور پر یقین پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس کی دعا قبول نہ ہو تو کہتا ہے قبول ہو ہی نہیں سکتی حالانکہ ایسا ہوتا ہے کہ بعض اوقات دعا کا قبول نہ ہونا ہی اس کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اور اگر اسی طرح دعا قبول ہو جائے جس طرح وہ مانگتا ہے تو وہ کئی گناہوں میں مبتلا ہو جائے۔ اس کی دعا کو خدا تعالیٰ عبادت قرار دے دیتا ہے۔ اور اس رنگ میں قبول نہیں کرتا۔ جس طرح اس کی خواہش ہوتی ہے مثلاً مقدمہ ہے۔ ایک شخص دعا کرے کہ مجھے اس میں کامیابی ہو۔ مگر اس کامیابی میں دوسرے کا حق اس کے قبضہ میں آتا ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس کو دوسرے کا حق نہ دے گا۔ مگر اس کی یہ عبادت رد نہ کرے گا۔ کہے گا دوسرے کا حق تو نہیں دوں گا۔ مگر اس کا بدلہ اور دے دوں گا۔ تو دعا کے لئے ایک شرط تو یہ ہے کہ ان اصول کے ماتحت مانگی جائے جو خدا تعالیٰ نے اور رسول کریم ﷺ نے قرار دیئے ہیں اور اس یقین سے مانگی جائے کہ کبھی رد نہ ہو گی۔ تو جو دعا خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت مانگی جائے وہ کبھی رد نہیں ہوتی۔ اور اگر رد ہوتی نظر بھی آئے۔ تو بھی انسان کے لئے فائدہ ہی کے سامان ہوتے ہیں۔ تو دعائیں ہر رنگ میں قبول ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ وہاں بھی قبول ہو جاتی ہیں جہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ ہو جاتا ہے کہ ایسا نہ ہو گا۔ بسا اوقات ایک حالت کا تغیر ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ اس کے متعلق رؤیا اور کشوف بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر جب دعا کی جاتی ہے تو وہ حالت بدل جاتی ہے۔ میں نے ایک عزیز کے متعلق رؤیا دیکھی۔ اور اس کے اثرات بھی ظاہر ہونے لگ گئے مگر میں نے اس کے لئے دعا کی تو خدا تعالیٰ نے قبول کر لی۔ تو دعا جو عاجزانہ طور پر کی جاتی ہے تقدیر کو بھی بدل دیتی ہے۔ تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک علم والی اور دوسری جو ارادہ کے بعد کی جاتی ہے۔ وہ بدل جاتی ہے۔ اور ایسے رنگ میں بدلتی ہے۔ کہ وہم بھی نہیں ہوتا۔

اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ دعائیں کریں اور ان ایام میں دعاؤں پر بہت زور دیں مگر یاد رکھیں ان کا اصلی مقصود یہی ہو کہ خدا مل جائے۔

دنیا کے لئے بھی اگر دعا کریں تو منع نہیں مگر مد نظر یہ ہو کہ دنیا کی جتنی بھی حاجات ہیں ان کا مانگنا تو ایک ذریعہ اور بہانہ ہے خدا تعالیٰ سے ملنے کا اصل چیز خدا کی محبت اور اس کا قرب ہی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص اپنے محبوب سے جدا ہو کر جب جاتا ہے۔ اور اسے کوئی اور بات یاد آ جاتی ہے۔ تو پھر ملنے کے لئے واپس آ جاتا ہے۔ اس وقت وہ دل میں خوش ہو رہا ہوتا ہے۔ کہ ملاقات کا ایک اور موقعہ مل گیا اور ایک اور موقعہ پیدا ہو گیا۔ پس اس نیت اور اس ارادہ سے خدا کے سامنے جاؤ پھر خواہ اولاد مانگو۔ خواہ مال مانگو۔ خواہ مدارج میں ترقی مانگو۔ خواہ اپنی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کرو۔ یہ سب کر سکتے ہو مگر جب بھی تم کچھ مانگ رہے ہو یہی سمجھو کہ اس چیز کو نہیں بلکہ خدا کو مانگ رہے ہیں۔ اس حالت میں اگر وہ چیز تم کو نہ بھی ملے تو بھی ناامیدی اور بددلی نہ ہو گی۔ کیونکہ اصل غرض تو خدا تھی۔ وہ چیز تو محض بہانہ تھی۔ اصل غرض پوری ہوتی جا رہی ہے تو دوسری چیزوں کا کیا ہے۔ اس وجہ سے مایوسی نہ ہو گی۔ پس یقین اور وثوق کے ساتھ خدا تعالیٰ کو مانگو آج کل برکات کے دن ہیں۔ جتنا انسان ایمان میں ترقی کرتا جائے اس کے لئے ایسے دن پیدا ہو جاتے ہیں مگر ہر دن ایسا نہیں ہوتا کہ عید کا دن ہو بے شک ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کے لئے ہر روز روز عید نیست والی مثال غلط ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے لئے ہر روز عید بنا دیتا ہے۔ مگر باقیوں کے لئے خاص خاص مواقع ہوتے ہیں۔ دیکھو بادشاہ کا ایک مقرب تو روزانہ اسے مل سکتا ہے۔ مگر ہر شخص روزانہ نہیں مل سکتا۔ وہ تو جب دربار منعقد ہو گا۔ یا جو خاص دن ملنے کا مقرر ہو گا اسی دن مل سکے گا۔ رمضان کے دن ایسے ہیں کہ ہر شخص خدا سے مل سکتا ہے۔ پس ان بابرکت ایام کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ان دنوں خوب دعائیں کرنی چاہئیں۔ اپنے لئے بھی اور سلسلہ کی اشاعت کے لئے بھی اور پھر ساری دنیا کے لئے بھی۔ کیونکہ سب لوگ ہمارے بھائی ہیں۔ ان کی تباہی سے ہمیں رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے لئے دعائیں کی جائیں جو سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں پھر ہم بخیل نہیں ہیں۔ وہ خدا جو مومنوں کو رزق دیتا ہے۔ وہی کافروں کو بھی دیتا ہے۔ ان کے لئے بھی دعا مانگنی چاہئے کیونکہ وہ ہدایت سے دور ہیں۔ پھر ہماری دعائیں ختم نہ ہو جانی چاہئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے سامان انہی تک نہیں محدود رکھے۔ جو خدا سے دور رہیں۔ بلکہ ان کو بھی دیتا ہے۔ جو خدا کو گالیاں دیتے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ کہ انہیں ہدایت حاصل ہو۔ اور ان کے دلوں کے زنگ دور ہو جائیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ اور دین کی طرف متوجہ ہو سکیں۔ پس ہمیں وسیع دعا کرنی چاہئے۔ جیسا کہ ہمارے پیدا کرنے والے کی رحمت وسیع ہے۔ ہم کبھی تقویٰ حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی صفات حاصل نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کی صفات ہمارے اندر جلوہ گر نہیں ہو جاتیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ایسا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل 16 اپریل 1926ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ پکنک واقفین نو

النور کراچی

○ جولائی 2000ء میں النور کراچی کے واقفین نو اور ان کے والدین کی ایک پکنک کلوا جمیعا" کی بنیاد پر کراچی کے ایک خوبصورت پارک "Hill Park" میں ہوئی۔ اس پکنک میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد 50 تھی۔ صبح ساڑھے نو بجے اراکین وفد پارک روانہ ہوئے۔ پارک پہنچنے پر بچوں کے درمیان نشانہ بازی' معائنہ مشاہدہ' دوڑ اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات ہوئے۔ ان مقابلہ جات کے بعد کھانا تناول کیا گیا اور پھر تمام واقفین نو اور والدین کو پارک کی سیر کرائی گئی۔ اس موقع پر تصاویر بھی اتاری گئیں اور آخر میں صدر صاحب جماعت النور کراچی نے دعا کرائی اور تمام افراد بخیریت واپس اپنے اپنے گھروں کو پہنچے۔ اس تمام پروگرام کے کامیاب انعقاد میں محترم عبدالمجید ناصر صاحب صدر جماعت کی ذاتی دلچسپی اور مالی معاونت شامل رہی اللہ تعالیٰ ان کو احسن جزا عطا فرمائے نیز دیگر افراد جنہوں نے اس پروگرام میں تعاون فرمایا ان کی خدمت کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

(وکالت وقف نو)

نور احمد ثاقب صاحب

ووشو کنگفو - ایک تعارف

میری شروع ہی سے یہ خواہش رہی ہے کہ میں جو کچھ سیکھوں یا حاصل کروں اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاؤں۔ اور خاص طور پر مارشل آرٹس تو میرا شوق ہے۔ میں یہ ضرور چاہوں گا کہ اپنے علم اور تجربات کو آنے والے کھلاڑیوں پر بھی آشکار کروں۔ تاکہ وہ اس فن میں انتہا تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ مجھے یقین ہے کہ قابلیت منوائی جاسکتی ہے۔ آپ جتنا استعمال کریں گے اتنا ہی فائدہ ہو گا میں نے صرف اس وجہ سے سیکھا کہ بہت سے لوگ صرف اپنا دفاع چاہتے ہیں۔ کچھ لوگ اس کی اقدار کی وجہ سے اسے اپناتے ہیں جو کہ میں نے کیا۔ میں نے 15 سال کی عمر میں جنگی فنون کی تربیت حاصل کرنی شروع کی اور میرا پہلا استاد میرا کزن تھا جس نے بلیک بیلٹ حاصل کی ہوئی تھی۔

مجھے بتائے گئے طریقے ادھورے تھے مگر دلچسپ جن کی وجہ سے میرا شوق بڑھتا گیا۔ اور پھر میں نے کنگفو سکول میں داخلہ لے کر باقاعدہ تربیت حاصل کی۔ پہلے پہل میں نے تائیکوانڈو، کیوکیشن اور شوتوکان کراٹے وغیرہ کی تربیت حاصل کی مگر کچھ عرصہ بعد جب میں نے کنگفو کے متعلق سنا اور پھر کنگفو اور دوسرے مارشل آرٹس کی تکنیک کا مقابلۃً مطالعہ کیا تو مجھے کنگفو ایک مکمل فن لگا اور پھر میں نے اگست 1992ء میں باقاعدہ کنگفو سکول میں داخلہ لیا۔ کیونکہ کنگفو ایک مکمل جنگی فن ہے۔

جنگی فن کی حقیقت سے آشنا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ بہت سے طلباء کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس کی تاریخ کے بارے میں تحقیق کریں۔ چین کی تہذیب اور جنگی فن کی روایات کے متعلق ایک لمبی تاریخ ہے۔ لیکن وہاں کئی جنگوں کی وجہ سے لکھی ہوئی تحریریں ضائع ہوگئیں۔ موجودہ تاریخی ذرائع کا عام طور پر ماضی قریب سے تعلق ہے۔ اس سے قبل جنگی فن کی مشق کے بارے میں بہت سی حکایات کو دیوتاؤں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ووشو کنگفو کا کھیل چائنا کا قدیم ترین مارشل آرٹ ہے۔ جو کہ چینی فوج کو سرکاری سطح پر سکھایا جاتا ہے۔ اس فن میں جمناسٹک کا عمل دخل بھی بہت ہے اور ہتھیاروں کے استعمال کے بغیر تو بالکل ایسے ہے جیسے اس فن کی روح نکال لی جائے۔ چونکہ یہ آرٹ فوجیوں کو سکھایا جاتا تھا لہٰذا اس میں تلوار، نیزہ، بڑے پھل کی تلوار اور لاٹھی کی تربیت بڑے ہی منظم طریقوں پر دی جاتی تھی۔ ووشو کنگفو کو جدید دنیا میں متعارف کرانے کا سہرا بھی چین کے سر ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دنیا بھر میں ووشو کنگفو کے تین ہزار سے زائد سٹائل تھے جن کی وجہ سے آئے روز اس میں پیچیدگیاں پیدا ہوتی جارہی تھیں۔ کوئی تنظیم ووشو کنگفو کے مقابلے کرواتی تو دوسری تنظیم ان کے قوانین کو نہ مانتی۔ اور یوں فیصلے کرنے میں بڑی دقت ہوتی۔ لہٰذا ورلڈ ووشو ریسرچ انسٹیٹیوٹ (بیجنگ) نے تمام چائنا سے بڑے بڑے ماسٹروں کو جمع کیا جن میں شاؤلین ٹیمپل اور شمالی چائنا کے سرکردہ استاد بھی شامل کئے گئے اور مشترکہ ہزاروں کی تعداد میں پرانے شنگ شی (کاتے) متروک شدہ قرار دے کر ان کی جگہ 7 نئے شنگ شی (کاتے) متعارف کرائے گئے۔ جن میں تائی جی کو آن، چانگ کو آن، نان کو آن سورڈ پلے، براڈ سورڈ پلے، اور کمل (لاٹھی) شامل ہیں۔ ووشو کنگفو میں استاد کو سی فو کہتے ہیں۔ ووشو میں فائٹ (شان شو) کرتے وقت سر سے لے کر پاؤں تک جسم کے ہر حصے کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ اور کک کے علاوہ پنچ کا استعمال بھی نہایت موثر ہے۔

ووشو کنگفو بلاشبہ ایک نہایت جارحانہ اور سائنسی کھیل ہے۔ اور ووشو کنگفو کی تربیت لینے والا کھلاڑی کبھی بھی عام سٹریٹ فائٹ میں مار نہیں کھاتا۔ کیونکہ اسے شروع میں ہی جسم کے ہر حصے پر ضرب لگانے اور اس سے بچنے کی تربیت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کو کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی۔ جبکہ دیگر مارشل آرٹس میں کھلاڑیوں کو شروع دن سے ہی منع کیا جاتا ہے کہ پیٹ سے نیچے نہیں مارنا، منہ پر مکا نہیں مارنا اگر کوئی کھلاڑی ٹورنامنٹ میں ایسا کرے تو اسے ٹورنامنٹ سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ 5-6 سال ان پابندیوں پر عمل کرنے سے انسان کی قدرتی صلاحیت مفلوج ہوجاتی ہے۔ اور وہ اپنا حقیقی دفاع کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ ووشو کنگفو کا کھیل اگرچہ جارحانہ ہے لیکن ووشو کنگفو کے کھلاڑی کی جسمانی تربیت کے علاوہ ان کی ذہنی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ مثلاً ووشو کنگفو کے راہنما اصولوں میں یہ ہے کہ والدین اور اساتذہ کی خدمت گزاری کرو۔ دشمن سے فراخدلانہ سلوک کرو۔ شرافت سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ انہیں اصولوں کی بنا پر کھلاڑی کے مزاج میں آہستہ آہستہ نرمی اور خلوص کا عنصر شامل ہونے لگتا ہے۔ ایک چائنیز ماسٹر (سن لٹانگ) جو 1861ء میں پیدا ہوا اور 1933ء میں انتقال کر گیا نے جب اپنے شاگردوں سے الوداعی خطاب کیا تو اس نے کہا کہ ووشو ماسٹر کے پاس دو بہترین ہتھیار اس کے ہاتھ اور پاؤں ہیں۔ لیکن ان سے بھی بڑھ کر اس کی زبان ہے جسے وہ دوسرے کی برائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے استعمال نہ کرے۔ کوئی بھی ووشو ماسٹر اپنے ماحول کے ساتھ دوستانہ تعلقات اور دوسرے کے آرام کا خیال رکھے بغیر ماسٹر نہیں کہلا سکتا۔ انہی بنیادی خوبیوں کی وجہ سے ووشو کنگفو چند سالوں میں اولمپک کھیل بن گیا اور کئی بار ایشین گیمز میں شامل کیا گیا۔ ووشو فیڈریشن آف ایشیا کے باقاعدہ ممبران میں چائنا، تائیوان، شمالی کوریا، ہانگ کانگ، انڈونیشیا، انڈیا، ایران، جاپان، جنوبی کوریا، مکاؤ، ملائشیا، منگولیا، نیپال، پاکستان، فلپائن، سنگاپور، سری لنکا، تھائی لینڈ، ویت نام، قازقستان اور کرغستان شامل ہیں۔ اور اس کا ہیڈ آفس اس وقت جاپان ٹوکیو میں ہے۔ پاکستان میں بھی پاکستان ووشو فیڈریشن انقلابی جذبے سے کام کر رہی ہے اور اس سلسلے میں صوبائی ایسوسی ایشنز کے علاوہ ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ ووشو تنظیمیں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ اور اس کا الحاق پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن سے بھی ہو چکا ہے۔

مختصر تاریخ مجلس انصاراللہ جرمنی

☆ جون 1977ء میں جرمنی میں انصاراللہ کی تنظیم نے کام کا آغاز کیا چوہدری محمد شریف خالد صاحب کو زعیم مجلس انصاراللہ فرینکفرٹ مقرر کیا گیا۔ انصار کی تعداد 6/7 تھی۔

☆ مورخہ 23 مارچ 1981ء کو مکرم نواب منصور احمد خان صاحب مشنری انچارج کے دور میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد پہلے زعیم اعلیٰ فرینکفرٹ مقرر ہوئے اور یہ 1983ء تک زعیم اعلیٰ رہے۔ اس وقت مجالس کی تعداد 5 اور انصار کی تعداد 45 تھی۔

☆ اس کے بعد کچھ عرصہ کے لئے مکرم ماسٹر مقصود احمد زعیم اعلیٰ فرینکفرٹ رہے۔

☆ 1984ء میں جب جرمنی میں انصار کی تعداد بڑھ گئی تو مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مشنری انچارج کی زیر نگرانی انتخاب میں مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب کو ناظم اعلیٰ جرمنی منتخب کیا گیا۔

1988ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہر ملک میں نیشنل صدران مجالس انصاراللہ مقرر فرمائے تو جرمنی کے صدر مجلس انصاراللہ مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب مقرر ہوئے۔

☆ 1993ء میں مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب دوبارہ صدر منتخب ہوئے اور یوں 1988ء تا 27 اکتوبر 1996ء بطور نیشنل صدر مجلس انصاراللہ جرمنی خدمت بجالاتے رہے۔ اپنے دور صدارت میں مکرم بھٹی صاحب نے مجلس کو فعال بنانے کے لئے بہت محنت سے کام کیا۔ انصاراللہ سنٹر کے لئے وعدہ جات اور وصولی سے ایک مضبوط فنڈ کا قیام۔ نیز دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مجلس کی مساعی بہت نمایاں رہیں۔

☆ 21 جولائی 1996ء کو سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی منعقدہ نیڈا کے موقعہ پر شوریٰ میں صدر کا انتخاب ہوا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری داؤد احمد کاہلوں صاحب کی بطور نیشنل صدر اور مکرم مبارک احمد پٹھہ صاحب کی بطور نائب صدر صف دوم منظوری مرحمت فرمائی۔

☆ شوریٰ مجلس انصاراللہ جرمنی منعقدہ نومبر 1998ء ناصر باغ میں مکرم داؤد احمد صاحب کاہلوں دوسری دفعہ صدر منتخب ہوئے اور مکرم شبیر احمد صاحب ضیاء اس موقع پر نائب صدر صف دوم منتخب ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی منظوری 2000ء تک کے لئے عطا فرمائی۔

☆ 18 ویں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی منعقدہ 15، 16، 17 مئی 1998ء بمقام باد کروئس ناخ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بنفس نفیس شرکت فرمائی اور اس موقعہ پر اپنے اختتامی خطاب میں انصاراللہ جرمنی سے جرمنی میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے عہد لیا۔ نیز دینی شعار داڑھی کی پر زور تحریک فرمائی۔

☆ 1999ء میں مرکز سلسلہ کے حکم پر 2000ء تا 2001ء کے لئے تمام دنیا میں نیشنل صدران انصاراللہ کے انتخابات عمل میں آئے۔ تو شوریٰ مجلس انصاراللہ جرمنی منعقدہ 26-27 نومبر 1999ء بمقام ناصر باغ میں صدر مجلس اور نائب صدر صف دوئم کا انتخاب عمل میں آیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب کاہلوں کی بطور صدر اور مکرم شبیر احمد صاحب ضیاء کی بطور نائب صدر صف دوم منظوری مرحمت فرمائی۔

(سووینئر 2000ء مجلس انصاراللہ۔ جرمنی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اپنا جائزہ لیجئے کہ آج آپ اور آپ کے اہل خانہ نے ایم ٹی اے سے نشر ہونے والے کون کون سے پروگرام دیکھے؟

فجر کے وقت تلاوت قرآن خدا کو بہت پسند ہے

الفضل میگزین
نمبر 36
ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

مذہب اور سائنس میں اختلاف نہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں
یہی تو ہمارا کام ہے اور یہی تو ہم ثابت کر رہے ہیں کہ سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں بلکہ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے اور سائنس خواہ کتنی ہی عروج پکڑ جاوے مگر قرآن کی تعلیم اور اصول (دین) کو ہرگز ہرگز نہیں جھٹلا سکے گی۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 677)

جہاز پانی میں کیسے تیرتا ہے

ارشمیدس (287 تا 212 ق-م سسلی میں پیدا ہوا) کے اصول کے مطابق جب کسی جسم کو کسی مائع میں ڈبویا جائے تو اس جسم پر اچھال (Buoyancy) کی قوت عمل کرے گی۔ جس کی مقدار اس جسم کے مساوی حجم کے وزن کے برابر ہوگی۔ اچھال کی قوت جسم کے حجم X مائع کی کثافت X ثقلی اسراع کے برابر ہوتی ہے۔

اگر کسی جسم کا وزن اچھال کی قوت کی نسبت زیادہ ہو تو وہ مائع میں ڈوب جائے گا لیکن اگر اچھال کی قوت جسم کے وزن سے زیادہ ہو جائے تو پھر جسم مائع کی سطح پر تیرتا رہے گا۔ ارشمیدس کے اسی اصول کو مدنظر رکھ کر بحری جہاز بنائے گئے جو پانی میں تیرتے ہیں۔

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ لوہے کی ایک سوئی (Needle) پانی میں ڈوب جاتی ہے جب کہ ایک بہت بڑا جہاز پانی میں تیرتا رہتا ہے۔ اسی طرح آپ کو اگر نہر یا دریا میں نہانے کا اتفاق ہوا ہو تو آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ تیرنے کے دوران آپ اپنے جسم کا وزن کم محسوس کرتے ہیں۔ سوئی کے ڈوب جانے کی وجہ یہ ہے کہ لوہے کی سوئی کا وزن پانی کے اچھال (Buoyancy) سے زیادہ ہے۔ جبکہ جہاز کا وزن پانی کے اچھال کی قوت سے کم ہوتا ہے۔ جہاز کے وزن کو کم کرنے کے لئے اس کے پیٹ میں ہوا بھر دی جاتی ہے۔ ہوا کی کثافت پانی سے 816 گنا کم ہوتی ہے۔ اس لئے جہاز پانی میں تیرتا رہتا ہے۔

(ایجادات اور دریافتیں)

بزرگوں کا عالمی دن

اقوام متحدہ نے یکم اکتوبر کو ''بزرگ شہریوں کا دن'' قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس دن کی مناسبت سے دنیا بھر میں بزرگوں اور ان کے حل کے لئے سرکاری اور نجی ہر دو سطح پر مختلف تجاویز پیش کی جاتی ہیں اور ان تجاویز پر ہونے والی پیش رفت سے بھی ایک ذیلی کمیٹی کو وقتاً فوقتاً آگاہ کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں یہ تذکرہ کرنا بے جا نہ ہوگا کہ اقوام متحدہ نے 1981ء میں بزرگوں کے مسائل پر آسٹریلیا میں ایک بین الاقوامی مذاکرے کا انعقاد کیا تھا جس میں پیرانہ سالی سے پیدا ہونے والے مسائل سے نمٹنے کے لئے ایک لائحہ عمل مرتب کیا گیا تھا۔

ایک بین الاقوامی جائزے کے مطابق 2050ء تک دنیا بھر میں 65 سے 84 برس تک کے بوڑھے لوگوں کی تعداد چالیس کروڑ سے بڑھ کر ایک ارب تیس کروڑ تک پہنچ جائے گی جبکہ 85 برس سے زیادہ عمر کے افراد کی تعداد دو کروڑ پچاس لاکھ سے تجاوز کر کے ساڑھے سترہ کروڑ تک جا پہنچے گی۔ اسی طرح سو برس سے زیادہ عمر کے افراد کی تعداد ایک لاکھ پینتیس ہزار سے بڑھ کر دو کروڑ بیس لاکھ تک جا پہنچے گی۔ مزید برآں یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کو آئندہ تیس برس میں اپنی مجموعی قومی آمدنی کا نو سے سولہ فیصد حصہ معمر افراد کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنا پڑے گا۔ چنانچہ تجزیہ نگاروں کے مطابق طویل العمری کے تناسب میں اضافہ عالمی معیشت میں بحران کا سبب بھی بن سکتا ہے جس سے نمٹنے کے لئے اقدامات کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں اگلے پچیس برسوں میں عمر رسیدہ افراد کا تناسب آبادی کے لحاظ سے چودہ فیصد تک جا پہنچے گا۔

دستگیری مری تنہائی کی تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں' جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

میں تجھے عالم اشیاء میں بھی پا لیتا ہوں
لوگ کہتے ہیں کہ ہے عالم بالا تیرا

وہ اندھیروں سے بھی درانہ گزر جاتے ہیں
جن کے ماتھے پہ چمکتا ہے ستارہ تیرا

(احمد ندیم قاسمی)

انڈے واپس رکھ دو

حضور ﷺ صحابہ کے ساتھ سفر میں تھے راستے میں ایک جگہ ایک پرندے نے انڈہ دیا ہوا تھا۔ ایک شخص نے وہ انڈا اٹھالیا۔ پرندہ آیا اور آنحضرت ﷺ کے اوپر اضطراب اور تکلیف کے ساتھ اڑنا شروع کر دیا۔

حضورؐ نے فرمایا تم میں سے کس نے اس کا انڈہ چھین کر تکلیف پہنچائی ہے۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے اس کا انڈہ اٹھالیا ہے۔ فرمایا اس پر رحم کرو اور انڈہ وہیں رکھ دو۔

(الادب المفرد۔ امام بخاری باب رحمتہ البھائم)

غنیم سے

میرے تن کے زخم نہ گن ابھی
مری آنکھ میں ابھی نور ہے
مرے بازوؤں پہ نگاہ کر
جو غرور تھا وہ غرور ہے
ابھی تازہ دم ہے مرا فَرَس
نئے معرکوں پہ تلا ہوا
ابھی رزم گاہ کے درمیاں
ہے مرا نشان کھلا ہوا
تیری چشم بد سے رہیں نہاں
وہ تہیں جو ہیں مری ذات کی
مجھے دیکھ قبضہ تیغ پر
ہے گرفت ابھی مرے ہاتھ کی
وہ جو دشت جاں کو چمن کرے
یہ شرف تو میرے لہو کا ہے
مجھے زندگی سے عزیز تر
یہ جو کھیل تیغ و گلو کا ہے
تجھے مان جوشن و گرز پر
مرا حرف حق میری ڈھال ہے
ترا جور و ظلم بلا سہی
مرا حوصلہ بھی کمال ہے
میں اسی قبیلے کا فرد ہوں
جسے ناز صدق و یقیں پہ ہے
یہی نامہ بر ہے بہار کا
جو گلاب میری جبیں پہ ہے

(احمد فراز کے مجموعہ کلام خواب گل پریشاں ہے سے)

پہلی جنگ عظیم میں زخمیوں اور ہلاک شدگان کی تعداد
(تعداد ہزاروں میں)

نام ملک	جنگ میں حصہ لینے والوں کی تعداد	تعداد ہلاک شدگان	زخمی
آسٹریا ہنگری	7800	12'00	3620
بلجیم	56'15	6'50	947
امریکا	43'55	12'6	234
برطانوی ریاست مشترکہ	89'04	9'08	2090
بلجیم	2'67	13	44
بلغاریا	1200	87	152
پرتگال	100	7	13
ترکیہ	2850	3'25	4'00
جرمنی	11'000	17'73	4216
روس	12'00	17'00	4950
رومانیہ	7'50	335	120
سربیا	707	45	133
فرانس	8410	13'57	4260
مونٹی نیگرو	50	3	10
یونان	230	5	21

(اردو جامع انسائیکلوپیڈیا 352)

اطلاعات و اعلانات

اعلیٰ کامیابی

○ عزیزہ منورہ صدیقہ بنت مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب' آڈیٹر جماعت احمدیہ' اسلام آباد' جو قائداعظم یونیورسٹی' اسلام آباد میں ایم ایس سی' سائیکالوجی کی طالبہ ہیں کو سینٹر آف ایکسی لینس' قائداعظم یونیورسٹی نے فرسٹ سمیسٹر 2000ء میں فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے پر گولڈ میڈل' نقد انعام اور تعریفی سند سے نوازا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ عزیزہ کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے خیرو برکت اور مزید ترقیات کا موجب بنائے۔ آمین

رابطہ کریں

○ محترمہ قانتہ کوکب بنت میاں عبدالمالک صاحب نے 1981ء میں محمد نگر لاہور سے وصیت کی تھی اگر محترمہ خود یا ان کا کوئی عزیز یہ اعلان پڑھے تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(نظارت بہشتی مقبرہ)

اعلان داخلہ

1۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے فزکس۔ ریاضی۔ شماریات میں تین سالہ بی ایس سی آنرز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 10۔ جنوری 2001ء تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

2۔ پنجاب یونیورسٹی نے خود کفالتی بنیادوں پر ایم اے اردو میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 23۔ دسمبر تک وصول کئے جائیں گے۔

3۔ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی نے M.Sc (آنرز) ایگریکلچر کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ 1۔ ایگرانومی۔ 2۔ اینٹو مولوجی۔ 3۔ ہاٹیکلچر۔ داخلہ فارم 2۔ جنوری 2001ء تک بھجوائے جاسکتے ہیں۔

4۔ کالج آف کنونیشنل میڈیسنز اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے BHMS (بیچلرز آف ہومیو پیتھک میڈیکل سسٹم) میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے درخواست فارم 5۔ جنوری 2001ء تک وصول کئے جائیں گے۔

(نظارت تعلیم)

تلاش گمشدہ

○ ایک لفافہ جس میں عبداللطیف صاحب کے نام کا فضل عمر ہسپتال کا ویلفیئر کارڈ اور چند پرچیاں تھیں دارالعلوم غربی میں کہیں گم ہو گیا ہے۔ جس کسی کو ملے دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالرزاق صاحب سابق پی ٹی آئی جامعہ احمدیہ دل کے حملہ کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترم مقبول حسین ضیاء صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ اطلاع دیتے ہیں خاکسار کی بیٹی عزیزہ سعدیہ ارم کے گردہ میں پتھری کی وجہ سے آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آمین کی مبارک تقریب

○ 10۔ رمضان المبارک 2000ء کو قرآن مجید مکمل کرنے والے 4 بچوں اور 4 بچیوں کی اجتماعی آمین بیت الاحد رحمان کالونی ربوہ میں ساڑھے چار بجے شام منعقد ہوئی مہمان خصوصی مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن۔ وقف عارضی) تھے جنہوں نے تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے عزیز مباحل احمد واقف نو اور عزیز مبارز احمد صاحب (پسران ظہور رالدین صاحب بابر ایم اے پرنسپل گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج وزیر آباد سے قرآن مجید کے بعض حصے سنے یہ دونوں بچے مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب کے نواسے ہیں۔

پھر باری باری دیگر بچوں اور بچیوں سے قرآن مجید سنا اور بعض سوالات پوچھے آخر میں محترم ناظر صاحب نے قرآن مجید سے برکات حاصل کرنے کی توجہ دلائی اور اجتماعی دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی اس موقع پر 100 سے زائد حاضرین اور حاضرات کی خدمت میں افطاری بھی پیش کی گئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمایاں کامیابی

○ عارف والا کے ایک احمدی طالب علم عزیز محمد احمد ابن مکرم خضر حیات صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ 2000ء کے میٹرک کے سالانہ امتحان میں 713/850 (تقریباً 84%) نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کی یہ کامیابی مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 20 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 21 دسمبر غروب آفتاب۔ 5-10
ہفتہ 22 دسمبر طلوع فجر۔ 5-35
ہفتہ 22 دسمبر۔ طلوع آفتاب 7-02

حمود الرحمٰن رپورٹ 30 دسمبر سے جاری

سانحہ 1971ء جس کے نتیجے میں پاکستان دو ٹکڑے ہوا۔ اس کے بارے میں تحقیقاتی رپورٹ جو حمود کمیشن کی رپورٹ کہلاتی ہے منظر عام پر لانے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ 30 دسمبر سے یہ رپورٹ عوام کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔ اس رپورٹ کو شائع کرنے کا فیصلہ وزیر داخلہ کی سربراہی میں قائم شدہ ایک کمیٹی نے غور و خوض کے بعد کیا۔ کمیٹی کی سفارشات کو چیف ایگزیکٹو نے منظور کر لیا۔ اب تک یہ رپورٹ خفیہ تھی اور اس کو شائع کرنے کا بار بار مطالبہ کیا گیا تھا مگر یہ رپورٹ شائع کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔

رپورٹ مکمل شائع ہونی چاہیئے

سیاستدانوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حمود کمیشن کی رپورٹ مکمل طور پر شائع کی جائے اور اس کا کوئی حصہ حذف نہ کیا جائے پیر بنیامین رضوی اور لیاقت بلوچ نے کہا کہ ملک دولخت کرنے والے مکروہ چہروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

قرارداد پر نظرثانی کی جائے

پاکستان نے کہا ہے کہ افغانستان کے خلاف قرارداد پر نظرثانی کی جائے۔ پابندیاں مسائل کا حل نہیں۔ افغانوں کی مشکلات بڑھ جائیں گی۔ امن و مصالحت کے متعلق اقوام متحدہ کی کوششوں کو نقصان پہنچے گا۔ وزیر خارجہ عبدالستار نے ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ روس کی قرارداد پر تشویش اور شدید تحفظات ہیں۔ ہم نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کی ہمیشہ حمایت کی ہے مگر افغانستان پر پابندیوں کا جائزہ لیں گے کہ یہ یو این او کے چارٹر کے منافی تو نہیں۔ جانبداری پر مبنی کسی قرارداد کی حمایت نہیں کریں گے۔ طالبان کو اسلحہ پر پابندی اور احمد شاہ مسعود کو اسلحہ کی فراہمی جاری رکھنے سے جنگ کو طول حاصل ہو گا۔ اور پاکستان آنے والے مہاجرین کی تعداد بڑھ جائے گی۔ یہ قرارداد بدھ کے روز سلامتی کونسل میں پیش کی جا رہی ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ قرارداد میں اسلحہ کی فراہمی پر پابندی دونوں فریقوں پر ہونی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت پاکستان کی امن کوششوں کا جواب بہت سست رفتاری سے اور قسطوں میں دے رہا ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ افغانستان پر مزید پابندیوں سے سانحہ انسانیت برپا ہو گا اور لاکھوں افغان مر جائیں گے۔

ہدف 30۔ ارب وصولی چار ارب

جنرل سیلز ٹیکس کی مد میں جولائی سے نومبر تک بورڈ آف ریونیو کا ہدف 30۔ ارب روپے مقرر کیا گیا تھا جبکہ وصولی صرف 4۔ ارب ہوئی ہے۔ اس طرح سے طے شدہ ہدف میں 87 فیصد کمی ہوئی ہے سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے حکام غیر حقیقت پسندانہ ٹارگٹ پورا نہ ہونے پر پریشان ہیں۔

بحالی نہیں شفاف انتخابات

مسلم لیگ جونیجو گروپ کے صدر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ ہم اسمبلیوں کی بحالی نہیں چاہتے۔ ہمارا مطالبہ شفاف انتخابات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے آر ڈی غیر فطری اتحاد ہے۔ نواز شریف ملک سے فرار ہو کر اے آر ڈی سے ہاتھ کر گئے۔

شریف خاندان عمرہ کرے گا

سعودی عرب میں میاں شریف' نواز شریف اور عباس شریف کا ایک بار پھر میڈیکل چیک اپ ہوا۔ نواز شریف کو مکمل طبی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ شریف خاندان کے تمام افراد عمرہ ادا کریں گے۔

سپریم کورٹ جانے کا کیا جواز؟

طیارہ سازش کیس کے ملزم نواز شریف کی حکومت کے ساتھ ڈیل ہو جانے کے بعد سندھ ہائی کورٹ سے اس کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ جانے کا کیا جواز ہے؟ سرکاری وکیل منیر احمد بھٹی نے جواب تیار کر لیا ہے۔ نواز شریف کے وکیل اعجاز بٹالوی نے کہا کہ سپریم کورٹ جانا حکومت کی دیوانگی ہو گی۔

عطیہ اور زبیدہ کو فارغ کردیں

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے مطالبہ کیا ہے یونیسکو کے جریدہ [illegible] کی متنازعہ خاتون رائٹر تسلیمہ نسرین کا مضمون شائع ہونے پر چیف ایگزیکٹو کو چاہیئے کہ وہ وفاقی وزراء عطیہ عنایت اللہ اور زبیدہ جلال کو فارغ کر دیں۔ یہ دونوں خواتین اس جریدہ کی نمائندہ ہیں۔

اسمبلیوں کی بحالی کے بعد بھی نئے الیکشن

مسلم لیگ کے قائم مقام سربراہ جاوید ہاشمی نے کہا ہے کہ اسمبلیاں بحال کرنے کے بعد بھی نئے الیکشن کروانا پڑیں گے۔ حکومت کو چاہیئے کہ عبوری سیٹ

باقی صفحہ 8 پر

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

صدر بش کے تقرر کی سرکاری توثیق

سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ جارج ڈبلیو بش امریکہ کے نئے صدر رہوں گے۔ صدر کا انتخاب جیتنے کے لئے انہیں 270 الیکٹرول ووٹ درکار تھے انہوں نے 271 حاصل کر لئے۔

جنگ بندی میں توسیع پر غور

بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت مقبوضہ کشمیر میں جنگ بندی میں توسیع پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے راجیہ سبھا میں خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔

واجپائی پاکستان سے مذاکرات پر تیار

بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے پاکستان سے مذاکرات کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ بندی پر ردعمل مثبت رہا ہے۔ مزید اقدامات بھی کر سکتے ہیں۔ پاکستان سے تعلقات معمول پر لانا چاہتے ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ کشمیر پر مذاکرات کے لئے سازگار ماحول اور مزید اقدامات ضروری ہیں۔

سعودی عرب مسئلہ کشمیر پر سرگرم

خبروں میں بتایا گیا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل کرانے کے لئے سعودی عرب بھی سرگرم ہو گیا ہے۔ جنرل مشرف اور جسونت سنگھ بیک وقت سعودی عرب جائیں گے۔ کشمیری قیادت بھی اس وقت سعودی عرب میں اکٹھی ہو گی۔ حزب المجاہدین کے صلاح الدین بھی جائیں گے۔

غزہ میں امن فوج کی قرارداد مسترد

سلامتی کونسل نے غزہ میں اقوام متحدہ کی امن فوج متعین کرنے کی قرارداد مسترد کر دی۔ فلسطین اس قرارداد کی منظور کے لئے کوشاں تھا مگر اسرائیل نے مخالفت کی بی بی سی نے بتایا کہ یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ امریکہ نے سلامتی کونسل کے اراکین پر دباؤ ڈالا۔ امریکی سفیر نے قطعی طور پر کہا کہ اگر قرارداد منظور ہونے کا امکان ہوتا تو ویٹو کر دیتے۔ قرارداد کی حمایت کے لئے 8 ووٹ آئے جبکہ منظوری کے لئے 9 ووٹ درکار ہوتے ہیں۔

الحاق یا آزادی کے جھگڑے نہ اٹھائیں

مقبوضہ کشمیر کی تنظیم حزب المجاہدین نے کہا ہے کہ حریت پسند گروپ اس وقت پاکستان سے الحاق اور آزاد ملک جیسے مسائل میں نہ الجھیں حزب نے کہا کہ انہیں کل جماعتی حریت کانفرنس اور آزادی کے حامی گروپ کے درمیان پارٹی کے دفتر کے باہر جھگڑے سے بہت دکھ پہنچا۔ حزب المجاہدین پاکستان سے الحاق کی حامی ہے لیکن فی الوقت اس بارے میں کوئی بیان نہیں دیا گیا۔ کیونکہ اس وقت مسئلہ قیام امن کا ہے۔

چین اور ملائیشیا کی مخالفت

سلامتی کونسل میں روس اور امریکہ کی طرف سے طالبان کے خلاف قرارداد کی چین اور ملائیشیا نے مخالفت کی ہے۔ ادھر امریکہ اور روس نے اس قرارداد کو منظور کروانے کی تیاری مکمل کر لی ہے۔

ضلع مراد آباد کے کئی علاقوں میں کرفیو

بھارت کے ضلع مراد آباد کے کئی علاقوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ مراد آباد میں ایک مسجد کی شہادت کی افواہ پر ہفتے سے سخت کشیدگی پائی جاتی تھی۔

19 روسی فوجی ہلاک

چیچنیا کے جانبازوں نے گروزنی اور دیگر پہاڑی علاقوں میں چیک پوسٹوں پر حملے کر کے 19 روسی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ ایک فوجی گاڑی تباہ کر دی گئی۔ روسی فوج نے گروزنی کے کئی علاقوں کو سیل کر دیا۔ جانبازوں کی تلاش کے لئے گھر گھر چھاپے شروع کر دیئے گئے ہیں۔

بھارتی مگ طیارہ فضا میں تباہ

بھارتی فضائیہ کا مگ 21 طیارہ راجستھان کی سرحد کے نزدیک فضا میں پھٹ کر تباہ ہو گیا۔ طیارے کا پائلٹ ہلاک ہو گیا۔ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ بھارتی فضائیہ کے 40 فیصد لڑاکا طیارے چند برسوں میں ناکارہ ہو جائیں گے۔ میزائیلوں کے منصوبے بھی مشکلات کا شکار ہو گئے ہیں۔

واجپائی حکومت کو ایوان بالا میں شکست

بھارتی وزیر اعظم واجپائی کی حکومت کو ایوان بالا (راجیہ سبھا) میں اس وقت شکست ہو گئی جب بابری مسجد شہید کرنے کے ذمہ دار وزراء کو برطرف کرنے کی قرارداد بھاری اکثریت سے منظور کر لی گئی۔ اپوزیشن جماعتیں وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی، مرلی منوہر جوشی، اور خاتون وزیر اوما بھارتی کی برطرفی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وزیر اعظم واجپائی اس سے انکار کر چکے ہیں۔ حکمران جماعت میں شامل بعض جماعتوں کے ارکان نے بھی قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔ پارلیمنٹ کے کسی ایوان میں بھارتی حکومت کی یہ پہلی شکست ہے۔ قرارداد کے حق میں 121 اور مخالفت میں 88 ووٹ آئے۔

حافظ الاسد کے بھائی کا مکہ میں استقبال

شام کے مرحوم صدر حافظ الاسد کے بھائی رفعت الاسد کا مکہ مکرمہ پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے ان کو خوش آمدید کہا۔ رفعت الاسد خود کو حافظ الاسد کا قانونی وارث قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے صدارتی انتخابات میں بشار الاسد کا مقابلہ کیا تھا۔ آج کل وہ فرانس میں جلاوطن ہیں۔

بقیہ ملکی خبریں از صفحہ 7

اپ بنا کر الیکشن کرائے۔ اسمبلیاں بحال ہوئیں تو بھی ہم اس کے اندر رہتے ہوئے بحالی جمہوریت کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ نواز شریف کے جانے سے پاکستان کو 8ء1 ملین ڈالر کا فائدہ ہوگا۔

دو متوقع وزرائے اعظم

سیاسی حلقوں میں یہ افواہیں تواتر سے گردش کر رہی ہیں کہ مسلم لیگ کے الٰہی بخش سومرو یا پیپلز پارٹی کے مخدوم امین فہیم کو وزیر اعظم بنایا جا رہا ہے الٰہی بخش سومرو جو فوج کے کافی قریب سمجھے جاتے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اگر مجھے وزارت عظمیٰ کی پیشکش ہوئی تو میں اپنی پارٹی کے مشورے کے بعد اسے بخوشی قبول کر لوں گا۔

بے نظیر نے عہدیداروں کو روک دیا

بے نظیر بھٹو نے پیپلز پارٹی کے عہدیداروں کو مسلم لیگ کے خلاف بیان بازی سے روک دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو بھی شکایات ہوں وہ اے آر ڈی کے اجلاس میں پیش کی جائیں نوابزادہ نصراللہ نے بتایا کہ ہم اسمبلیوں کی بحالی نہیں بلکہ الیکشن چاہتے ہیں۔

بجلی سستی نہ ہوگی

واپڈا کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل ذوالفقار علی خان نے کہا ہے کہ حبکو سے معاہدہ طے پا جانے کے باوجود بجلی سستی نہیں کی جائے گی۔ حبکو کے خلاف فوجداری مقدمات واپس نہیں لئے جائیں گے۔ حبکو سے معاہدے میں صرف ہمارے خسارے میں کمی ہوئی ہے۔

معجون فلاسفہ

خالص اور اعلیٰ اعصاب کے لئے بہترین ٹانک
مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں مفید ہے۔
سردیوں میں اس کا استعمال بہت بہتر ہوتا ہے۔
تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون نمبر 212434-211434

2 عدد مکان برائے فروخت

محلہ دارالرحمت غربی میں برلب سڑک کارنر پلاٹ (سابقہ بلڈنگ دفتر الفضل) نئے تعمیر شدہ دو مکانات برائے فوری فروخت موجود ہیں
(1) کارنر پلاٹ 9 مرلہ میں 4 کمرے دو باتھ روم کچن مع پانچ دکانیں برلب سڑک
(2) 11 مرلہ میں 5 کمرے دو باتھ روم کچن برآمدہ اور کشادہ صحن۔ رابطہ کے لئے
امتہ المتین 31/6 دارالرحمت غربی ربوہ
فون نمبر 211490

خوشخبری

حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطب حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

عید کے موقعہ پر خصوصی پیشکش

چرغہ	140/=	~~160~~
سٹیم روسٹ	140/=	~~160~~
چکن کڑاہی	140/=	~~166~~
روغنی نان	5/=	~~6~~

لذیذ چرغہ ہاؤس
کالج روڈ ربوہ فون 918

آپ کے بالوں کا دوست
FB PROTECTION-H
ھیئر کیئر ٹانک
رابطہ-04524-212750-جنرل سٹورز

موٹاپے کی دشمن FB فائٹو لائیکا بیری
ہومیو پیتھک سٹورز پر دستیاب ہے